رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM
Qadian

الحکم

ہفتہ وار اخبار

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
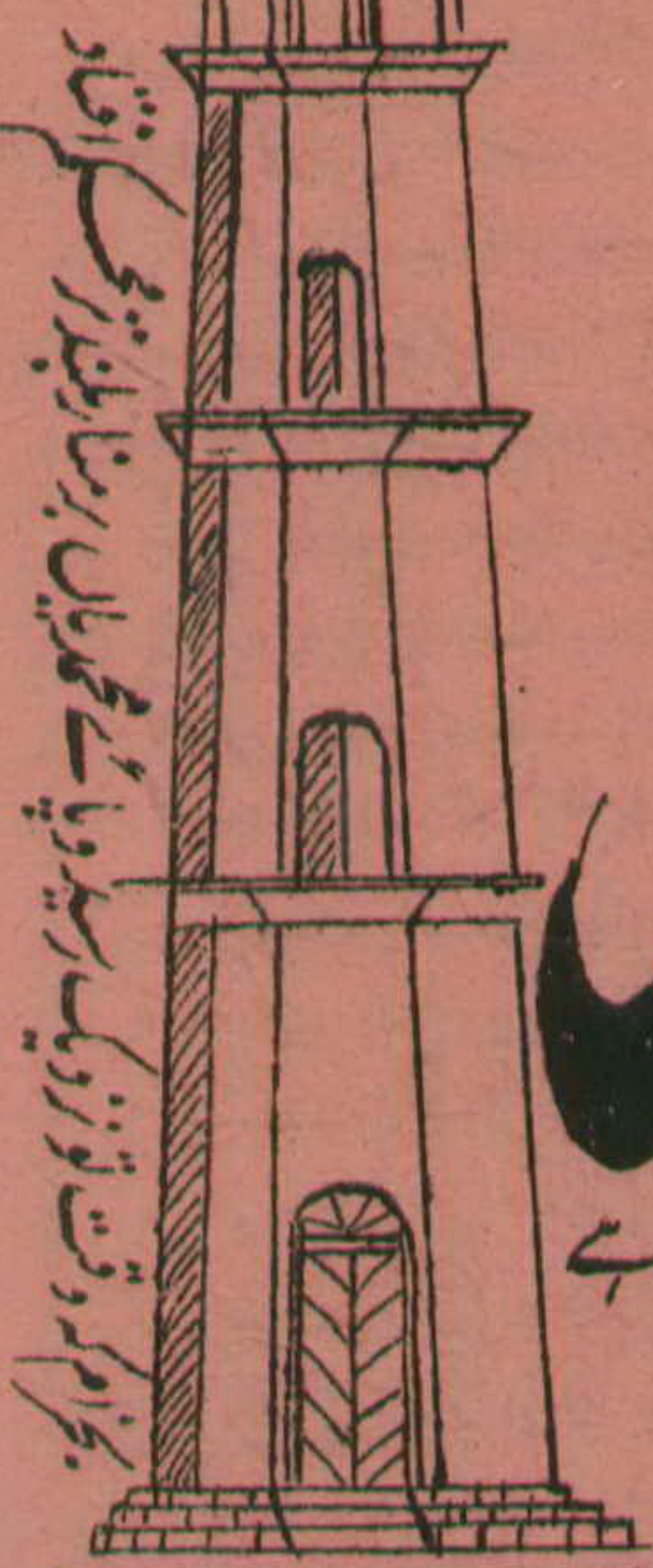
مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم سے شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ؛ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۴۱

خدا کا قول کیسا اٹل ہے

سبحان اللہ کہ قرآن کریم کی تعریف یہی
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے لکھا کہ تو بہتوں کی ہدایت
کا موجب ہوا تھا اب بہتوں کا گمراہی کا ذریعہ بن رہا ہے
آپ نے جواب دیا کہ الحمد للہ کہ ایک تعریف میں تو
قرآن کا ہمسر ہو گیا کیونکہ اسکی تعریف میں بھی
یہی لکھا ہے کہ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ اس وقت تو
ایک مفتی کا خط تھا جس کی اس سراپا رحم انسان نے
ستاری سے کام لیا۔ مگر آج عہد فاروق میں ہم دیکھتے
ہیں کہ کھرے اور کھوٹے کا امتیاز ہو گیا وہ لوگ جو چھپ
چھپ کر حملے کرتے تھے آج ننگے ہو گئے۔ چنانچہ اخبار پیغام صلح
مورخہ ۲-۷ ستمبر میں دو قسطوں میں جناب ڈاکٹر
بشارت احمد صاحب کا مضمون بعنوان "قرآن کا معیار
ذریت"، شایع ہوا ڈاکٹر صاحب نے جو اصول
پیش کیا نہایت درست اور بجا ہے مگر قرآن کریم نے
انہیں چلتے چلتے گمراہ کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو پیش
کر کے صرف لا ینال عہدی الظلمین اتنی پسند کیا کاش
کہ وہ یہ دیکھتے کہ ابراہیم کا بیٹا اسمٰعیل ہوا۔ جس کی
نسل آسمان کے تاروں کی طرح صفحہ دہر پر روشن
ہے۔ اس نے باپ کی خواب سنکر مومنانہ شان میں
چھری کے نیچے گلا رکھدیا۔ کاش کہ ڈاکٹر صاحب کی طرح
اسے ایک ظنی واقعہ قرار دیکر جان چھڑاتا اور ڈاکٹر
صاحب کے لئے تحت الکفیلی کی مضبوط دلیل کو چھوڑ جاتا
جناب ڈاکٹر صاحب کو حضرت مسیح موعود کی تحریریں
پڑھنا تو آپ کے نزدیک تضیع اوقات ہے۔ مگر پھر بھی جب
آپ سرے سے منکر نہ ہوں۔ آپ کی کلام و نصائح
آپ کے سامنے پیش کرنا میرے خیال میں ضروری ہے
اس لئے میں بزبان مسیح موعود عرض کروں گا۔
جو لوگ بد گمانی کو شیوہ بناتے ہیں۔ تقوے کی راہ سے وہ بہت
دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
آپ نے نوح علیہ السلام کے بیٹے کی مثال دیتے ہوئے
ذرا نہیں شرماتے۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ نوح
کا بیٹا باپ کی نبوت پر ایمان لایا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ
نبوت نوح کا ایسا سخت مزاج منکر تھا۔ کہ جب طوفان
زوروں پر تھا اور وہ دیکھ رہا کہ اب کوئی ساعت میں تہ
آب ہونے والا ہوں۔ اس نے باپ کے شفقت بھرے
الفاظ کو رد کر دیا اور کشتی میں سوار ہونا پسند نہ کیا
اور اسی انکار پر اس کا خاتمہ ہوا۔ مگر آپ کے متعلق
تو ابھی ممکن ہے کہ موت سے پہلے اصلاح کر لیں۔
جناب ڈاکٹر صاحب اب اس فسق و شر سے پر
زمانہ میں جب ایک خدا کے رسول نے آواز دی کہ
سے

واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

خدارا غور کریں کہ اس نوح کی نبوت کے منکر
آپ ہیں یا پیارا محمود۔ مکرم ڈاکٹر ذرا خدا کا خوف
دل میں رکھکر جواب دیں کہ جب آپ پسر نوح سے
مشابہت دیکر اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں۔ وہ تو نوح

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد و جودی پرنٹر کے چھپا شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے قادیان سے شایع کیا

کی کشتی سمندر میں ڈال چکا ہے۔ اور اپنے باپ نوح کے الہام کہ "میں تیرے نام کو دنیا کے کنارے تک پہنچاؤں گا" کو ہر نئے سورج کی روشنی میں نئے جوش کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔ اور آپ ہیں اور آپکے خواجہ کہ نوح کے نام کو دنیا میں ظاہر کرنے کو ستم قاتل سمجھتے ہیں۔ فتدبر۔

جناب ڈاکٹر صاحب بیشک آپ نے درست فرمایا کہ نبی کا بیٹا ہونا کوئی چیز نہیں جب تک کہ خود اس میں روحانیت کی بو نہ ہو۔ مگر یہ بیٹا تو روحانیت کا سردار ہے۔ اپنے باپ کی طرح تمام دنیا کے لوگوں کو ہل من مبارز کی صدا دے رہا ہے کئی دفعہ اس نے تمام ادیان کے لیڈروں کو مباہلہ کے لئے بلایا مگر شاید کس نے میدان محمد کا نظارہ دیکھا۔ آپ کے امیر اس میں شک نہیں کہ روحانیت سے کورے اور میدان میں آنے کی جرات نہیں رکھتے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "یہ کہنا کہ فلاں بیٹے کے لئے پیشگوئی کی ہے۔ یہ تمام امور ظنی ہیں ... ... نوح علیہ السلام کی دعا پر جو انہیں جھاڑ پڑی اور حضرت ابراہیم کی دعا پر جو صاف جواب ملا وہ میں اوپر نقل کر آیا ہوں" کاش کہ جناب ڈاکٹر صاحب آپکی نظر دعاء ذکریا اور اس کی قبولیت پر بھی پڑتی۔ وھو ھذا وذکریا اذ نادی ربہ رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین۔ فاستجبنا لہ ووھبنا لہ یحیی واصلحنا لہ زوجہ ... الی ... خاشعین۔ کس ادب اور انکسار سے دعا کی گئی اور کس شان و عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ کاش کہ آپ لا ینال عہدی الظالمین کے ساتھ الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحٰق ان ربی لسمیع الدعاء پر بھی غور فرماتے کہ اس خلیل رب العالمین کی دعا کی قبولیت میں ہی یہ ماہ پارے عطا کئے گئے اور اسمٰعیل جیسا فرزند عطا کیا گیا جس نے باپ کے الہام پر نہیں صرف خواب پر وہ بہادری کا نمونہ پیش کیا کہ جو ہمیشہ سعید بیٹوں کے لئے اسوہ حسنہ اور راستبازوں کے لئے قرب الٰہی کا ذریعہ ہوگا ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی باذن اللہ فرمایا کہ ؎

میں کبھی موسیٰ کبھی عیسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

مگر آپ اس ابراہیم کی وہ نسل ہیں جو انکے الہامات کو ظنی و شکی و وہم خیال قرار دے رہے ہیں ذرا سوچیں کہ

لا ینال عہدی الظالمین آپ تو نہیں

آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا۔ رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب۔ اور اس دعا کا ترجمہ اپنے علم کے عوض پہ وسیع کیا ہے کہ تمام بغض و حسد اسی میں پورا ہو گیا۔ کہ اے میرے رب میری کمزوریوں کی حفاظت فرما اور تو تو بڑا بخشنے والا ہے مجھ پر یہ عنایت فرما کہ مجھے وہ سلطنت عطا کر جو میرے بعد کسی کے ورثہ یا غصب کر لینے سے نہ پہنچے۔ جیسا کہ ظاہری سلطنتوں کا حال ہے البتہ باطنی سلطنتیں ان باتوں سے محفوظ ہوتی ہیں انہیں نہ کوئی ورثہ میں پا سکتا ہے اور نہ غصب کر لینے سے مل سکتی ہے اور نہ الیکشن سے مل سکتی ہے کہ جس کے سر پر لوگ ہاتھ دیں وہی خدا کا مقرب بن جائے بلکہ جسے چاہے اسے خود دیتا ہے۔ یہ آیت بھی صاف بتلاتی ہے کہ روحانی سلطنت کو بیٹا باپ کے ورثہ میں نہیں پا سکتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ جسے اہل سمجھتا ہے دیتا ہے"

ڈاکٹر صاحب خدا سے ڈریں اور قرآن کریم کی آڑ میں بغض و حسد کا اظہار نہ کریں۔ گو قرآن کریم کی یہ آیت آپ کی تاویل و تفسیر کو دھکے دیتی ہے اور باقی تمام کا تمام قرآن آپ کی تحریر کی تردید میں کھڑا ہے مگر چونکہ آپ کا قول آپ کے لئے حجت ہے اس لئے میں آپ کے الفاظ پر غور کر کے آپکے الفاظ سے ہی اپنی صداقت اور آپکی گمراہی کا ثبوت پیش کرتا ہوں

بے شک روحانی سلطنتوں کو کوئی غصب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہاں جبر و اکراہ کا دخل نہیں اور نہ ہی لاکھوں انسانوں کے دل کو اپنی طرف کھینچ لینا انسان کے اختیار میں ہے اگر یہ اختیار میں ہوتا تو حضرت ابو الانبیاء یہ دعا نہ مانگتے: "وہ کہتے ہمارے رب میں کچھ اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں۔ تو تو لوگوں کے دل کی طرف مائل کر دے اور پھلوں سے روزی دے تاکہ تیرا شکر کریں"

آپ نے دیکھا کہ ابراہیم کی دعا کس شان سے پوری ہوئی کہ وہاں مکہ آباد ہے اور کروڑوں انسانوں کی زیارت گاہ۔ ہاں ہاں قریباً انہیں الفاظ میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے دعا مانگی ؎

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مراد والے پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اس کے ہیں دو برادر انکو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل ان پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ انکو گندے
کر دور ان سے یارب دنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ انکو مندے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

غرض کہ اس سے آگے آپ خود پڑھ لیں یہ دعائیں حضور نے اس درد و گداز سے مانگی تھیں کہ فوراً خلعت قبولیت پہنایا گیا۔ اور کیوں نہ ہوتا جب کہ سنت اللہ یہی ہے کہ اسنے ابراہیم کا وارث اسمٰعیل و اسحٰق کو بنایا پھر یعقوب و یوسف کو ذکریا کی دعا پر اس کا وارث پیدا کیا گیا۔

"وورث سلیمٰن داؤد"، داؤد کی وراثت سلیمان کو دی گئی اور موسیٰ کی دعا پر ہارون کو خلافت تو کجا نبوت عطا ہوئی۔

پھر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی دعا قبول نہ ہونے کا ادعا کوئی نوح کا منکر بیٹا ہی ہو تو کرے ورنہ اس مامور من اللہ نے اس کے سال دو سال بعد ہی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی آمین پر اس دعا کی قبولیت کا اظہار فرما دیا کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

خوئے بدرا بہانہ بسیار۔ ممکن ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ یہ نہ معلوم کونسا بیٹا ہے اس لئے میں جناب ڈاکٹر صاحب کی توجہ محمود کی آمین والی دعا کے ایک مصرع ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

اور اس قبولیت کے اظہار والے بند کے ایک مصرع ؎

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا

کی طرف سے مبذول کروں گا کہ برائے خدا اندھیرا کے لفظ کی طرف بہت غور کریں تو آپ پر اظہر من الشمس ہو جائے کہ ان اشعار میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ محمود محبوب رب العالمین ہوگا مگر ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس چاند پر تھوکنے والوں کے منہ پر ہی پڑے گا۔

بڑے بڑے نامور بزدل اس شیر پر حملہ آور ہوں گے اور لومڑیوں کی طرح کمیں گے اس مہ پر اندھیرا ڈالنے کی فکر کریں گے۔ مگر ناکام رہیں گے۔

اور وہ مہ پارہ ایک عالم کی ہدایت کا موجب ہوگا اور وہ آپ پر روشنی ہے۔ افریقہ۔ امریکہ۔ مارشیس۔ لنکا۔ اور ملکانہ قوم کی سرزمین اس پر شاہد ہے

(باقی آئندہ)

شیخ مشتاق
سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

سالانہ جلسہ کیلئے ابھی سے تیاری کی ضرورت

اپنے جلسہ کو ہر طرح سے کامیاب بناؤ

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ہمارے سالانہ جلسہ میں اب کوئی لمبا عرصہ باقی نہیں رہا بلکہ چند ہفتہ نہ گذریں گے سالانہ جلسہ آجاوے گا۔ یہ اجتماع کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس میں زمین کا دخل ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد آسمانی انسان نے رکھی ان اغراض کے پورا کرنے کے لئے جنکو لیکر انبیاؑ و مرسلین آباد کیا کرتے تھے۔

یہ جلسہ بہت سی صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہے اور ان معنوں کے لحاظ سے وہ زندہ صداقتوں کا جلوہ گاہ ہے اور اس کے علاوہ سب اغراض جو کسی پاک اجتماع کے ہو سکتے ہیں وہ اس جلسہ سے حاصل ہو سکتے ہیں سب سے پہلی جو یہ جلسہ

دشمن کی ناکامی

بہانگ دہل سناتا ہے وہ یہ ہے کہ مسیح موعود فی الحقیقت خداتعالیٰ کی طرف سے۔ اس گانوں میں لوگ دنیا کے چاروں طرف سے کھینچے چلے آتے ہیں جس کو آج سے تیس برس پہلے کوئی جانتا ہی نہیں تھا راستے ٹوٹ رہے ہیں اور مٹی اڑ رہی ہے مگر لوگ ذوق شوق کے اندر چلے آرہے ہیں پیدل اور سواری کی فوجیں چلی آرہی ہیں۔ جو دور تھے وہ دور سے آرہے ہیں اپنی راحت و آرام کو چھوڑ کر۔

وہ بستی جسکو کوئی جانتا تک نہ تھا اس کا شہرہ ساری دنیا میں ہوگیا۔ اور وہ آج مرجع خلائق بن گئی۔

وہاں کوئی دنیا کی راحت کا سامان نہیں۔ سردی کا موسم ہے سونے کے لئے چارپائی تک میسر نہیں مگر بڑی بڑی ہستیاں قادیان کی زمین پر لیٹ کر ایک راحت اور دلی آرام محسوس کر رہی ہیں۔

دیکھنے والا۔ اس قادیان گاؤں کی پہلی حالت اور آج کی حالت کو دیکھکر سکتے کی حالت میں ہوجاتا ہے۔ اس حد تک نہیں بلکہ اگر وہ دنیا کی حالت سے واقف ہے تو اس کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہی وہ قادیان ہے کہ جس کی خاطر دنیا میں ایک عجیب حالت برپا تھی کہ لوگ تھے جو اس گانوں کی طرف آنے والے لوگوں کو روک دیتے تھے کہ وہاں مت جاؤ۔ کفر کے فتوے دیتے تھے۔ اور اس قسم کی مصیبت اور کمزور دل انسان پر لاتے تھے کہ اس کو سوا رونے کے بن نہ پڑتا تھا۔ اور ہر ممکن سے ممکن کوشش صرف کی جاتی تھی کہ قادیان کی آواز کو نہ سنا جائے اس غرض کے لئے ہندوستان کی تمام طاقتیں جمع ہوگئیں آریہ۔ عیسائی۔ اور افسوس مسلمان کہلانے والے اور پھر علماء۔

یہ قادیان آنے والوں کے لئے خارجی حملہ تھا۔ مگر اس کے ساتھ

داخلی حملہ

ہی قادیان کے اندر یزیدی طبع لوگ پیدا ہوگئے انہوں نے خدا کی اس آواز کے برخلاف پورا زور لگایا اور ان دور دراز سے آنے والے مہمانوں کو ہر ممکن سے ممکن تکلیفیں دیں۔ بسا اوقات وہ مسلمانوں کی جھونپڑی میں پاخانہ تک ڈلوا دیتے۔

قادیان میں آکر بسنے والوں کو مٹی تک نہ لینے دیتے ان کی بات بات پر ہنسی مذاق کیا جاتا۔ حتیٰ کے انہوں نے راستوں میں دیواریں تک کھینچ دیں اور ان کے چلنے پھرنے کو نہیں نہیں عبادت کو جو اسلامی طریق پر مسجد میں جاکر کی جاتی تھی روک دیا۔

پس ایک حملہ خارجی تھا اور ایک داخلی تھا داخلی حملہ میں گھر کے لوگ اور گانوں کے باشندے ہندو مسلمان سب شریک تھے۔

اور خارجی میں حکومت تک شاکی تھی۔ اور دنیا بھر کے مذاہب اسی قادیان کو مٹا دینے کے لئے تیار تھے۔ مگر اس وقت خدا کا راستباز نبی جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں بول رہا تھا۔ اور جسکی آواز اس وقت اس چھوٹی سی بستی سے نکل کر ساری دنیا میں سنی جارہی تھی کہہ رہا تھا۔ کہ نہیں نہیں کوئی گھبرانے کی بات نہیں تم میرے راستہ میں جو کچھ کرنا چاہتے ہو کرو۔ خدا تم کو ناکام کرے گا۔ اس لئے کہ وہ مجھ کو کہہ رہا ہے۔

یاتیک من کل فج عمیق

میرے لئے کوئی غم نہیں اس لئے کہ وہ مجھکو کہہ رہا ہے کہ تیرے پاس لوگ زمین کے کنارے سے چلے آئیں گے یہ داخلی اور خارجی دشمن ہلاک ہوجائیں گے۔

پس قادیان میں آج آنے والا دیکھتا ہے کہ قادیان کی آواز کو روکنے والے مٹ گئے۔ قادیان کی آواز جیسے کہا گیا تھا دنیا کے کنارے میں گونج گئی اور قادیان سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کرنے والا ٹھہرا۔

اس لئے قادیان میں آنے والا سب سے پہلے اگر اس کے پاس بصیرت ہے اور اگر وہ اندھا نہیں تو وہ اس حق کی آواز کو اس فضا میں دور سے گونجتا ہوا سنے گا جو کہ خدا کے لئے اٹھی اور جس کے دبا دینے کے لئے دنیا کی تمام قومیں اٹھیں۔ مگر وہ سب پر غالب آکر رہی۔

اگر قادیان میں اور کچھ بھی نہ ہو تو یہ اجتماع اس صداقت کی ایک بہترین مثال ہے دیدہ بیں کے لئے۔

پس ہر احمدی جو اس بستی کا طواف کرنے کے لئے آتا ہے وہ خود خدا کا ایک نشان ہے جس کو ملائکہ کھینچ کھینچ کر لا رہے ہیں اور وہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والا ٹھہرتا ہے۔

اب بتلاؤ تم میں سے کون ہے کہ جو کہ یہ پسند کرتا ہے کہ خدا کا مہمان ہو۔ اور وہ خدا کے الفاظ پورا کرنے کا باعث ہو اور اس طرح سے ان لوگوں کی ذات سے جو برکات وابستہ ہیں جو کہ خدا کے لئے قادیان میں آئیں گے ان برکات سے بہرہ اندوز ہو ہیں۔ پھر اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری خودداری اپنے نفس کو اس پاک صداقت کا باعث ٹھہراؤ اور خدا کی رحمت کو حاصل کرلو - کو کیا تم پسند نہ کروگے کہ اپنے بیوی بچوں کو اس نعمت میں شریک کرلو۔ دنیا کی مشکلات کی تمہارے اس راستہ میں روک نہیں چاہئے اس لئے کہ یہ راستہ خدا کا راستہ ہے۔ اور تم خدا کے مرسل سے عہد کر چکے ہو کہ خدا کے لئے دنیا کی ہر چیز قربان کردوگے۔ اس لئے یہ مشکلات جنکو ہم دنیا کی ضرورتوں کے لئے کبھی نظر انداز کر دیتے ہیں کیا خدا کے لئے نظر انداز نہ کریں گے۔ ہم خود ایک فنا ہونے والی ہستی ہیں پھر کیا ہمارے مشکلات کو

پس کیسا ہی مبارک ہے وہ انسان جو کہ خدا کے لئے مشکلات میں پڑا اس لئے کہ جو اس کے لئے آگ میں پڑتا ہے وہ بچایا جاتا ہے اور جو اس میں مرتا ہے وہ زندہ کیا جاتا ہے۔

پس اگر تم پسند کرتے ہو کہ تم خود خدا کی زندہ صداقت بنو تو کیا تم پسند نہیں کروگے کہ ان صداقتوں کو جو قادیان کی زمین سے وابستہ ہیں ان لوگوں کو دکھاؤ جو گوشت پوست اور خون کی طرف سے تمہارے کہلاتے ہیں مگر ان کی روحانیت تمہاری روحانیت سے نہیں ملتی جسکو تم دیکھتے ہو اس کو ان کی آنکھیں نہیں دیکھتیں اور جو تم سنتے ہو اس سے وہ محروم ہیں۔ وہ راستبازوں کو جاننے کی تمیز نہیں رکھتے۔ ان کے جسم میں اگر درد ہو تو تم بیقرار ہو جاتے ہو۔ اور اگر وہ بھوکے ہوں تو تم کھانا نہیں کھا سکتے۔ اس لئے کہ وہ خونی طور پر تمہارے نزدیک ہیں۔

پھر اے بصیرت مندو! میں کیسے مان لوں کہ تم ان کی روح کی جدائی پر خوش ہوتے ہوگے ہرگز نہیں پھر کیا تمہارا فرض نہیں کہ تم ان کے لئے نیکی کے فرشتہ بنو اور ان کو اس زمین کی طرف کھینچو جسکو خدا کے مرسل نے کہا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر
اور
قوم کی آنے والی ضروریات،

میں نے اس عنوان کو پہلے نمبروں میں اور رنگ پر لکھا ہے اب حضرت خلیفۃ المسیح کا تیسرا مکتوب گرامی شایع ہوا ہے جس سے اور بعض امور کی حضرت نے تشریح فرمائی ہے۔ گو حضرت کے خطابات کی تشریح کی ضرورت نہیں کیونکہ حضور کا کلام بہت صاف اور واضح ہوتا ہے مگر اخبار نویس اپنا فرض خیال کرتا ہے کہ وہ احکام خلافت یا منشاء خلافت کے متعلق قوم کے اندر روح پیدا کرنے کے لئے اس تحریک کو سو جانے نہ دے اس لئے میں بعض امور کو نمایاں طور پر پیش کرنے کی ضرورت خیال کرتا ہوں۔

حضرت اقدس نے چلنے سے پیشتر ہی فرما دیا تھا کہ یورپ اگر میں گیا تو ان مشنوں کو جو ان ملکوں میں ہیں بہت مضبوط کرنا پڑے گا۔ اور حقیقت میں جو مشکلات ان ملکوں میں ہیں ان ان کے مقابلہ میں جو مشن   اس نے کیا کام کرنا ہے۔

اس رنگ میں مشنری کا کام کوئی درست نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا ہے یہ ملک بہت متمول ملک ہیں۔ اس لئے ان کے مقابلہ میں اس دولت کو پانی کی طرح بہانا پڑے گا۔

توپوں کے مقابلہ میں تیر چلانے کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے پر مقابلے کے لئے ویسے ہی ہتھیار لانے پڑیں گے۔

اس سفر میں حضور کا ہندوستان چھوڑنے کے بعد مصر میں پہلا قدم تھا۔ مصر کی زمین بے شک محتاج تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس زمین پر قدم رکھیں۔

حضرت نے مصر دیکھنے کے بعد مصر میں مضبوط مشن قایم کرنے کا عزم فرمایا۔ اس کا اظہار مصر میں اور پھر مصر سے باہر بھی فرمایا۔ آخر میں آپ کے تیسرے مکتوب گرامی میں بھی جو الفضل کے صفحات کو زینت دے رہا ہے آگیا اس ملک کے متعلق حضور نے جو عزم کیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا اس لئے کہ وہ اولوالعزم ہے اس کے عزم میں کوئی جنبش نہیں آسکتی۔ دنیا میں نپولین کا عزم مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس نے آلپ پہاڑ کے متعلق جبکہ اسکو کہا گیا کہ وہ ہماری کامیابی کے راستہ میں روک ہے تو اس نے کہا کہ پھر ضروری ہے کہ اس کو زمین سے مٹا دینا مجھکو اس مادی آدمی کے عزم کی اس روحانی ہستی کے مقابلے میں کوئی ہستی نظر نہیں آتی۔ اس کا عزم وہ عزم ہے کہ خدا نے اس کو آسمان پر اولوالعزم کہدیا۔

پس اس کو یاد رکھو کہ قاہرے کا مشن مضبوط ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہے وہ کہ اپنی توجہ آج ہی اس مقصد کی طرف پھیرے جس کی طرف اس کی توجہ ہے۔ اس لئے ابھی آپ لنڈن میں رہیں اور آپ نے اس امر کا ذکر کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ یہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں وقائع نگاری نہیں جیسے کہ فرمایا وقائع نگاری میرا کام نہیں اور نہ ہی ایسی بیماری کی حالت میں ادھر توجہ کر سکتا ہوں۔

پس حضور کا اس بیماری کی حالت میں مکتوب گرامی کو لکھنا صاف بتلاتا ہے کہ اس قوم کو بعض اہم امور کی طرف قبل از وقت توجہ ہے چونکہ مصر کی زمین سب سے پہلے آپ کے پاؤں کے نیچے آئی اس لئے اس زمین کی طرف آپ نے بہت خاص توجہ فرمائی۔ اور بتلایا ہے کہ مصر قوم سے بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

اور یہ قربانی اسی طرح کرنی ہوگی جیسے کہ یورپ اور امریکہ کے لئے کی گئی۔ اس لئے کہ اس ملک کی بڑھتی ہوئی گرانی اس ملک کی حالت ہم سے اپیل کرتی ہے کہ ہم ویسا ہی مشن یہاں قایم کریں چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"قاہرہ نہایت گران شہر ہے تین بکسوں کے تالے خراب تھے ان کے درست کرانے پر ستر روپیہ لگے۔ ہندوستان میں غالباً ایک روپے سے زائد نہ لگتا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہاں کا تمدن بالکل یورپ کا متمدن ہے۔

اور اگر ہم یہاں مضبوط مشن قایم کریں۔ تو اس پر اس قدر خرچ ہوگا۔ جیسا کہ یورپین بلاد کے مشنوں پر . . . .

. . . .

خلاصہ یہ ہے کہ یہ علاقے تبلیغ کے لئے بہت روپیہ چاہتے ہیں مگر اس طرح جب ان میں تبلیغ کامیاب ہو جائے تو اشاعت اسلام کے لئے ان سے بھی مدد مل سکتی ہے اور یورپ سے تبلیغ یہاں آسان ہے کیونکہ اسلام کی طرف منسوب اور اسلام سے پہلے سے محبت ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور فرماتے ہیں۔

"ہم قاہرے میں صرف دو دن ٹھیرے اور قاہرہ بمبئی سے بڑا شہر ہے مغربی تعریف جو تہذیب کی ہے اس کے لحاظ سے ہندوستانی سے شہروں سے تہذیب میں بڑھ چڑھ کر ہے۔

ساری دنیا کے آدمی اس میں ملتے ہیں۔ یورپ۔ امریکہ ایشیا۔ افریقہ۔ اس میں اس طرح جمع ہیں جیسے ناف کی پیٹ کی چاروں طرفیں جمع ہو جاتی ہیں اور اس وجہ سے وہاں کے لوگوں کے اخلاق پر مغربی تعلیم کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔

میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے بلاد اسلامیہ کے اخلاق خراب کرے۔ مگر میرا دل کہتا ہے۔ اور جب سے میں نے قرآن کو سمجھا ہے میں برابر اس کی صورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آیا ہوں کہ **یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے**۔ اور اب میں اس بنا پر لکھتا ہوں کہ۔ مگر یورپ نے اس امر میں ایسا ہی دھوکہ کھایا ہے جیسا کہ فرعون نے۔ مصر جب خدا تعالیٰ تربیت میں آجائے گا تو وہ اس طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح حضرت موسٰے فرعون کی تباہی میں بے شک یہ اس وقت عجیب بات معلوم ہوتی ہے مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھ لیں گے"

یہ عبارتیں جو میں نے نقل کی ہیں وہ اپنے مفہوم کو بالکل صاف ادا کر رہی ہیں۔ اور وہ بہت کھلے اور واضح الفاظ میں ہیں۔ حضرت امام نے مصر کے اندر مشن قایم کرنے کے اخراجات کا تم کو ابھی سے علم دیدیا ہے۔ ان اخراجات کی وجوہات بھی بتلا دی ہیں اور یہاں مشن قایم کرنے کی ضرورت اور فائدہ بھی بتلا دیا ہے۔

اور یہ بھی بتلا دیا ہے کہ یہ لوگ احمدی ہو کر ہمارے لئے بہت مددگار ہو سکتے ہیں۔

پھر اس میں یہ بتلا دیا ہے کہ یورپ کے مخرب الاخلاق تمدن کو مصر ہی سے صدمہ ہوگا۔ اور وہ بھی احمدیت کے طفیل۔ اس امر کے لئے آپ نے ایک بہت عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آج یہ باتیں عجیب معلوم ہوتی ہیں تو   مگر وقت آتا ہے کہ دیکھنے والے دیکھینگے۔ (اے خدا ہم کو ان دیکھنے والوں میں سے بنا) پس مصر میں مشن کی اہمیت آپ لوگوں کی حضرت کے کلام مبارک سے معلوم ہو گئی ہے پس اخراجات کا ایک نیا بوجھ قوم پر پڑے گا۔

اس لئے قوم کو ابھی سے اس ضرورت کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہئیے۔ تاکہ خلافت کی آواز پر فوراً لبیک کہہ سکیں۔ یہ مت خیال کرو کہ تم پر اس سے پہلے بہت کچھ اخراجات کا بوجھ ہے۔ اسکے متعلق حضرت امام پہلے فرما چکے ہیں۔ دیکھو تقریر سالانہ جلسہ ۱۹۱۹ء۔

فوراً تبلیغی مشن قایم کرنیکی ضرورت

"موجودہ حالات اور رویا کے ماتحت مجھے تبلیغ کی طرف ایک خاص خیال پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ رویا ہے۔

میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں سے تیزی کے ساتھ گھر میں آئے ہیں۔ اور میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ اتنی دیر کے بعد آئے ہیں اب کچھ عرصہ یہاں ٹھیریں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نہیں ٹھیر سکتا میں پانچ سال امریکہ رہا ہوں اور اب حکم ہوا ہے کہ بخارا جاؤں۔ اس سے میں نے سمجھا۔ امریکہ حق کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اور بخارا تیار ہو رہا ہے۔ اس لئے ایک ایک مشن وہاں ضرور قایم ہونا چاہئیے۔

اسی طرح اور ممالک میں مشن قایم کرنے کی ضرورت ہے

افغانستان میں سید عبداللطیف کا خون پکار پکار کر کہہ رہا ہے میرا خون اس سرزمین میں احمدیت کے لئے بہایا گیا۔ اب تم بتاؤ تم نے میرے لئے کیا غیرت دکھلائی۔ اور اس ملک میں کیا کام کیا۔ اس کا جواب اس وقت ہمارے پاس کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ لیکن کیا ہمیں اس کا جواب نہیں دینا چاہئے اور اس خون کا بدلہ نہیں لینا چاہئے۔

ضرور لینا چاہئے لیکن اس طریق سے جو حضرت مسیح موعود نے بتلایا ہے اور جو یہ ہے کہ کابل کی سرزمین سے اگر احمدیت کا پودا کاٹا گیا۔ تو اب خدا تعالیٰ اس کی بجائے ہزاروں اس کی جگہ لگائے گا۔ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ سید عبداللطیف شہید کے قتل کا بدلہ یہ نہیں رکھا گیا کہ ہم ان کے قاتلوں کو قتل کریں اور ان کے خون بہائیں۔ کیونکہ قتل کرنا ہمارا کام نہیں ہمیں خدا تعالیٰ نے پرامن ذرائع سے کام کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ نہ کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے پس ہمارا۔ انتقام یہ ہے کہ ان کے اور ان کی نسلی کے دلوں میں احمدیت کا بیج بوئیں۔ اور انہیں احمدی بنائیں اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں اسی کو ہم قائم کردیں لیکن اس وقت تک سید عبداللطیف کا خون بغیر بدلے کے پڑا ہے ان کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ خدا کی راہ میں جان دیں۔ اور انہوں نے دی ان کے علاوہ اب بھی ہماری جماعت میں اس طرح جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہزاروں اس بات پر آمادہ کہ ان کے مال و اموال عزیز اور رشتہ دار خدا کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس وقت تک خدا کے لئے جان دینے کا فخر کس کو حاصل ہو سکا۔ سید عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد کو پس ان کو یہ فضیلت حاصل ہو گئی۔ مگر اب ہمارا یہ کام ہے کہ ان کے خون کا بدلہ لیں اور ان کے قاتل جس چیز کو مٹانا چاہتے ہیں اس کو قائم کردیں۔ اور چونکہ خدا کی برگزیدہ جماعتوں میں شامل ہونے والے اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ کہ اپنے دشمن پر احسان کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی یہ کام نہیں کہ سید عبداللطیف کے قتل کرنے والوں کو دنیا سے مٹا دیں۔ اور قتل کردیں۔ بلکہ انہیں ہمیشہ کے لئے قائم کردیں اور ابدی زندگی کا مالک بنا دیں۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ انہیں احمدی بنا لیں . . . . . .

. . . . تو ہمیں سید عبداللطیف صاحب کے خون کا بدلہ کابل سے لینا ہے۔ مگر اسی طرح جس طرح شریف لیا کرتے ہیں۔ انہوں نے تو احمدیت کو مٹایا تھا۔ ہم اس کو قائم کردیں پس کابل ہم کو پکار پکار کر بلا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنا کوئی مشن بھیجیں کہ یہ حضرت کا کلام ہے کابل کے لئے اب تو وہاں ایک اور قربانی ہو چکی اب اس خون سے ہماری جو ذمہ داری پیدا ہو گئی ہے اس کا احساس جماعت خود کر سکتی ہے)

ایران پھر ایران بلا رہا ہے دیکھو کوئی شریف برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی اس پر احسان کرے۔ اور وہ اس کا بدلہ نہ دے ایران نے تم پر احسان کیا ہے اور بہت بڑا احسان کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لوکان الایمان معلق بالثریا لنالہ رجل من فارس

ایک فارسی النسل نے تمہیں ایمان واپس لاکر دیا۔ اب کیا تمہارا فرض نہیں کہ اس کے رشتہ داروں اور اہل وطن کو اس نعمت سے بہرہ ور کرو۔ ضرور ہے لیکن کیا تم نے ان کے احسان کا بدلہ دیا۔ نہیں ہرگز نہیں اس لئے فارس تم کو پکار رہا ہے۔

عرب پھر اس سے بڑھ کر عرب پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ تم نے محمد رسول اللہ کے احسانوں کا جس نے تمہارا آباؤ اجداد کو زندہ کیا اور پھر جب تم مر گئے تو اس کے غلاموں سے ایک غلام نے زندہ کیا۔ اس کے اہل وطن ہونے کی وجہ سے ہمارے تم پر حقوق ہیں ان حقوق کو تم نے کس طرح ادا کیا۔

پس کابل سید عبداللطیف کے خون کا بدلہ مانگ رہا ہے۔ ایران اپنے فارسی النسل انسان کے احسان کے معاوضہ طلب کر رہا ہے۔

عرب کا دعوےٰ سب سے وزنی ہے۔ جو کہتا ہے کہ دین کی بنیاد میرے اندر ہی پیدا ہونے والے انسان نے ڈالی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے جب اسکی قوم اور اسکے وطن کے لوگ دین کے پیاسے ہیں۔ تو تم نے انکی خبر تک نہ لی۔

امریکہ پھر وہ امریکہ جس میں حضرت مسیح موعود پانچ سال رہے وہ بلا رہا ہے۔

بخارا اور بخارا جس میں اب جاتے ہیں وہ بلا رہا ہے فی الحال یہ مشن ہیں جنہیں فوراً قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان کے قیام کے لئے ابھی سے کوشش شروع ہو جانی چاہئے۔

امریکہ۔ بخارا۔ ایران۔ کابل۔ اور عرب یہ پانچ مشن بنتے ہیں اور جو ان سے پہلے قائم ہو چکے ہیں وہ الگ ہیں اور ان کے لئے بھی مبلغ بھیجنے کی ضرورت ہے مثلاً ایک مشن جو نائیجیریا میں ہے وہاں کے احمدی بار بار لکھتے ہیں کہ ہم تو بغیر ہی کوشش کے احمدی بن گئے۔ تم نے ہمارے لئے کوئی کوشش نہ کی تھی۔ لیکن اب کوئی مبلغ بھیجو۔ جو ہمیں تعلیم دے تاکہ ہم دوسروں کو احمدی بنا سکیں۔

غرض یہ نئے ملک ہیں جو ہمیشہ تبلیغ کے لئے بلا رہے ہیں ان میں تبلیغ کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی پڑے گی بعض لوگ کہتے ہیں کہ انگلستان میں مشن قائم کرنے کی وجہ سے جماعت پر بہت بوجھ پڑ گیا میں کہتا ہوں ٹھیک ہے وہ بوجھ نہیں لیکن یہ بھی بار بار کہتا کہ خدا سے عشق کرنا کوئی آسان کام نہیں کسی نے کہا ہے کہ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

تم نے خدا سے محبت لگائی ہے۔ پس ابھی یہ کیا بوجھ ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون کیا یہ ہو سکتا ہے کہ صرف مسلمان کہلا کر چھوٹ جائیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کا امتحان نہ لیا جائے۔ ہرگز نہیں پس تم کو اسی طرح بھٹیوں میں ڈالا جائے گا۔

اسی طرح تمہارے مالوں جانوں اور رشتہ داروں کو قربان کرنا پڑے گا جس طرح تم سے پہلے عرب بہادروں نے قربان کیا تھا۔ اس وقت صرف سید عبداللطیف صاحب کی شہادت کافی نہیں بلکہ بہت سی شہادتوں کی ضرورت ہے اور اب تمہیں وہاں جانا پڑے گا جہاں ممکن ہے جانیں بھی دینی پڑیں گی۔ کیونکہ ہر جگہ تمہیں انگریزی حکومت نہیں ملے گی بلکہ ایسے ملک بھی ہونگے جہاں تمہیں بیدردی سے قتل کردینا روا رکھا جائے گا . . . .

پس خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ اس وقت جو کوششیں اور قربانیاں تم کرو گے وہ بے فائدہ نہیں جائیں گی بلکہ بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پیدا کریں گی ہاں کرنی ضرور پڑیں گی اور جو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ وہ پیچھے ہٹا دیا جائیگا اور جو ٹھہر جائیگا وہ گر پڑے گا اور گر کر پیس جائیگا اس لئے اب سلامت وہ ہی رہ سکے گا جو خدا کی طرف بڑھ بڑھ کر قدم مارے گا اور آگے ہی آگے چلے گا اور جو کھڑا ہونا چاہے گا۔ وہ کھڑا نہیں ہو سکے گا بلکہ منہ کے بل گر پڑے گا پس آپ لوگوں کو بالکل تیار ہو جانا چاہئے کیونکہ وسیع کام کا زمانہ اب آیا ہے اور اب کام اتنا وسیع ہوگا کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔"

یہ وہ کلمات ہیں جو ۱۹۱۹ء میں آج سے پانچ سال قبل تم سب کو جمع کر کے امام نے کہدیئے تھے اور ان سب امور کا جواب دیدیا تھا اور تم کو بتلا دیا تھا کہ امام اب تم سے کیا چاہتا ہے تم کو کھلے لفظوں میں کہدیا گیا تھا ابھی تو ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

انسان کی یہ عادت ہے کہ جب وہ کسی کام میں دل لگا کر کامیاب ہوتا ہے تو اسکی کمر ہمت بندھ جاتی ہے

حضرت نے آج سے پانچ سال قبل پانچ مشنوں کا ذکر کیا تھا۔

جن میں سے امریکہ بخارا۔ فارس کابل ایک حد تک تمہاری خدمات کا مرہون ہو چکا۔

لیکن عرب کی زمین ابھی تک اس احسان کا مطالبہ کر رہی ہے۔

مصر اگرچہ عرب میں شامل نہیں مگر وہ عرب سے جدا بھی نہیں ہے تاہم مصر کو عرب سے جدا کرتے ہوئے اب جبکہ حضرت نے اس سفر دمشق میں ایک مشن اور مصر میں مضبوط مشن قایم کرنے کا عزم کیا ہے اس وقت تمہارا بھی فرض ہے کہ تم اپنی کمر ہمت کو باندھ لو

یورپ میں تم نے اپنی خدمات سے بہت حد تک کامیابی حاصل کی اب اور مشرق کا بھی وہ حصہ جو عربی زبان بولتا ہے تم سے مطالبہ کر رہا ہے۔

اس وقت دنیا ایک زبردست خدمت میں ہے پس تم حضرت امام کے ان الفاظ کو پڑھو جو آج اور آج سے پانچ سال قبل کہے گئے بار بار پڑھو اپنی ذمہ داری کا احساس کرو۔

اب تم سے بہت جلد ان ملکوں کے لئے مطالبہ کیا جائے گا اس لئے اپنی آئندہ قربانیاں کے لئے ابھی سے اپنے آپ کو تیار کرو۔

یہ آواز جو خلیفۃ المسیح سمندروں کے پار سے دے رہے ہیں یہ معمولی آواز نہیں ہے۔ بلکہ یہ دراصل خدا کی آواز ہے جس نے اپنے خلیفہ کو کھڑا کیا اور اس کو ایک بصیرت عطا کی اور اسلام کی خدمت کی کمان اس کے سپرد کی۔

ان امور کو دیکھکر گھبراؤ نہیں بلکہ خوش ہو کر سورج چڑھنے کا وقت آگیا۔ وہ وقت نزدیک ہے جبکہ ہم قوموں کے دست تظلم سے نکل جائیں گے۔ اور مسیح موعود کی قوم دنیا کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے گی۔ تم ہی دنیا کے فتنوں کو مٹاؤ گے۔ اور ساری دنیا کے حکم ٹھیرو گے سیاسی قومیں سرگردان قومیں۔ مظلوم رواور خان مان برباد قومیں تمہاری طرف دوڑتی ہوئی آئینگی اور اس وقت دنیا میں تمہارے سوا کوئی نہ رہے گا ان کا پناہ دہندہ۔

"پس یہ امر ہماری کمر ہمت کو کمزور کرنے والا نہیں بلکہ مضبوط کرنے والا ہے۔ تم کو کیا معلوم کہ اب تم حضرت امام سے کیا کچھ سنو گے اور تم کو آئندہ کے لئے کیا کچھ کرنا پڑے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اس وقت استقلال سے کھڑا نہیں ہوگا۔ اس کی خدمات خطرے میں ہیں۔

پس حضرت کے سفر نے تمہاری ذمہ واریوں کو بڑھا دیا ہے عرب کی زمین اب خالی نہیں رہ سکتی مصر اب خاموش نہیں رہ سکتا خدا نے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ وہ ان قوموں کی خبر لے

اس لئے اس نے اپنے خلیفہ کے دل میں ان کے لئے شفقت بھر دی ہے تم غور کرو کہ کس طرح لوگ احمدیت کے لئے تڑپ رہے ہیں حضرت سے مصر میں ملنے والوں کی یہ خواہش تھی کہ احمدیت کو یہاں مضبوط کیا جائے

چنانچہ ایک وکیل حضرت کے نمائندہ سے یہ کہہ رہے تھے کہ یورپ کی بجائے مصر کی طرف توجہ کرو۔

اسی طرح سے بہت سے لوگ حضرت کے تشریف لیجانے کے بعد میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھکو کہا کہ حضرت سے کہا جائے کہ وہ مصر کی طرف توجہ کریں۔ میں نے جب کہا کہ مصر میں ایک مشن ہے تو ہنس کر کہنے لگے کہ اس طرح سے نہیں بلکہ فی الحقیقت ایک حرکت کے مناسب حال ایک مشن ہو۔

غور کرو کہ مصر ایک بادشاہی ملک ہے۔ یہاں ہزارہا انسان بادشاہانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جن کے محلات فرانس میں۔ اٹلی میں۔ سوئزلینڈ میں پھر مصر کے مختلف شہروں میں موجود ہیں۔

ان کی سواری کے لئے ہر وقت چھوٹے چھوٹے جہاز بے اندر کھڑے رہتے ہیں۔

ان کے گھروں میں کئی کئی موٹر کاریں موجود ہیں ان کے بچوں کی مامائیں فرانس اور اٹلی کی ہوتی ہیں ایسے لوگوں کے لئے ایک چھوٹے مکان میں تیسری منزل پر چڑھ کے حاصل کرنے کے لئے بہت معمولی کرسیوں پر بیٹھ کر خدا کی باتیں سننا آسان نہیں۔

ان میں سے ہزاروں۔ ینگ کریچن ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں۔ اس لئے کہ وہ ان کے مذاق ایک انجمن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ینگ مین سوسائٹی نے اپنی عمارت ساٹھ ہزار پونڈ میں خرید کی ہے۔

پس بتلاؤ کہ ایسے لوگوں میں کام کے لئے ہم کو کس قدر مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ لیکن میں اپنے گذشتہ ڈہائی سالہ تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ انشاء اللہ مصر میں یورپ کے مقابلہ میں آگر اگر نصف روپیہ بھی خرچ کیا جائے۔ تو مصر ہمارے لئے ایک خوشگوار میدان ہوگا۔

مصر کے شہروں کی حالت خراب ہے اور بہت بے دینی ان میں پیدا ہو چکی ہے۔

مگر اردگرد کے علاقوں میں ابھی تک دینداری موجود ہے۔

ان لوگوں سے وفات مسیح پر زیادہ جھگڑنے کی ضرورت نہیں ہے بسا اوقات قرآن کریم کی ایک آیت کافی ہوتی ہے بعض اقوام سوڈان اور سرحد پر ایسی ہیں جو وفات مسیح کی پہلے سے قائل ہیں۔

بعض اقوام مہدی کی سخت منتظر ہیں اور وہ اسکو بہت معیوب سمجھتی ہیں کہ مہدی کی آواز کو قبول نہ کیا جائے۔

مجھکو بہت سے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جو سننے کے ساتھ کہدیتے ہیں اشهد انی آمنت بالمهدی

اور بعض کہدیتے ہیں۔ نحن من مصدقینہ

یہ بہت تھوڑے کام کا نتیجہ ہے اگر ان کو باقاعدہ علم دیا جا اور سب امور ذہن نشین کر دیئے جائیں تو یہ قومیں بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

سوڈان کی آبادی چودہ ملیون تھی جو اب چار ملیون ہے اس تباہی کا باعث مہدی سوڈانی بتلایا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے سارا ملک جنگ کے لئے کھڑا ہو گیا میں جب ان سوڈانیوں کو بتلاتا ہوں کہ وہ مہدی نہیں تھا اس لئے کہ خدا نے اس کی مدد نکی آخر انگریز نے اس کی قبر تک کھود ڈالی تو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں۔

پس یہ لوگ محتاج ہیں اور پیاسے ہیں۔ ان کے لئے اس قسمت کو تقسیم کرو جو تم کو دی گئی۔

حضرت مسیح موعود کے بہت سے الہامات اس قسم کے ہیں جیسے فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ پھر فرمایا۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل۔ پھر فرمایا۔ ان فرعون وهامان و جنودهما کانوا خاطئین پھر فرمایا۔ یاتی علیک زمن کمثل زمن موسی۔ پھر ایک موسیٰ ہے۔ میں اس کو ظاہر کروں گا۔ اور لوگوں کے سامنے اسکو عزت عطا کروں گا۔

یہ الہامات جہانتک میرا خیال ہے مصر کی زمین کی طرف بھی اشارہ کر رہے ہیں۔ موسیٰ کا تعلق اس زمین سے تھا بنی اسرائیل کا تعلق اس زمین سے تھا۔ فرعون کا تعلق اس زمین سے تھا۔

پس میرا اقبال اس طرف لے جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے ذریعے سے اس زمین کفر کو ایک عظیم الشان شکست دے گا۔

پس اے موسیٰ کی جماعت تو اس یقین سے کھڑی ہو کہ یہ زمین تجھے دیجائے گی۔ دعاؤں سے کام لے۔ اور اس قربانی کے لئے تیار ہو جس کے لئے کل کو خلیفہ تجھ کو خود بلانے والا ہے۔

میں قبل اس کے کہ حضرت امام کسی قسم کی تحریک مصر کے متعلق فرمائیں کچھ کہنا نہیں چاہتا اس لئے کہ یہ ایک دلیری ہے مگر جس قدر میں نے سمجھا اور تم بھی اسکو سمجھتے ہو وہ یہ ہے کہ اب بہت جلد مصر کے متعلق تم پر ایک نئی ذمہ داری آنے والی ہے۔

پس تم اس ذمہ داری کا احساس کر کے آج سے تیاری شروع کرو۔

اس کے ساتھ ہی عرب کی زمین کا بھی خیال رکھو۔ اور کابل کے نئے خون کو خشک مت ہونے دو۔ اے خدا کی مقدس جماعت میں موسیٰ کی اس نئی زمین سے تم پر سلام بھیجتا ہوں اس لئے کہ میں تم میں قبولیت کے آثار پاتا ہوں۔

نوٹ:- میں نے یہاں پر موسیٰ کی نئی زمین کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک دفعہ ایک تحریر میں فرمایا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ پہلے نبیوں کے انتقام لئے جائیں جیسے پہلے یوسف کے بھائیوں نے نکالدیا تھا۔ اب دوسرے یوسف کو خدا نے موقع دیا کہ وہ ایسے بھائیوں کو نکالدے پس اس اصل کے ماتحت میں کہتا ہوں کہ پہلا اپنی قوم کو مصر سے نکالدے مگر دوسرا فرعون کو

اہل قلم سے التماس

جناب من سلام مسنون -

زبان اردو کے متعلق جو ضروری کام اہل ملک کو انجام دینا ہے - ان میں کا ایک یہ بھی ہے کہ جو سرمایہ ادبی فراہم ہو گیا ہے وقتاً فوقتاً اس کی جانچ ہوتی رہے اس کے دو طریقے ہیں - ایک یہ کہ مختلف اصناف پر تنقیدی مضمون لکھے جائیں -

دوسرا یہ کہ مختلف مصنفوں کے درمیان محاکمہ کر کے ان کے کارناموں کے جملہ پہلوؤں پر تنقیدی نظر ڈالی جائے - الناظر نے اخرالذکر طریق عمل کو اپنے دائرہ خدمت میں داخل کرنا چاہا ہے اور اس مقصد کے لئے انعامی مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا ہے پہلے محاکمہ کا عنوان اور شرائط مقابلہ درج کئے جاتے ہیں -

عنوان

آزاد - حالی - نذیر احمد اور شبلی میں سب سے بڑا انشاپرداز کون تھا اور سب سے زیادہ اردو کی خدمت کس نے انجام دی -

شرائط مقابلہ

(۱) مضمون فلسکیپ کاغذ کے کم سے کم ۳۰ صفحوں پر صرف ایک جانب لکھا جائے -

(۲) ۳۱ - دسمبر سنہ ۲۴ء تک دفتر الناظر میں وصول ہو جائے بیرونی اصحاب بذریعہ رجسٹری ارسال فرمائیں -

(۳) مندرجہ ذیل اصحاب تمام مضامین موصولہ کی جانچ کر کے بہترین مضمون کا انتخاب فرمائیں گے -

۱ - جناب سید محفوظ علی بی - اے رئیس بدایوں -

۲ - جناب مولوی عبدالماجد بی اے - دریاباد ضلع بارہ بنکی

۳ - جناب مولوی سید ہاشمی فریدآبادی - رکن دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی

۴ - جناب منشی امیر احمد علوی بی - اے ڈسٹرکٹ جج و مجسٹریٹ نیچ

۵ - جناب مرزا محمد عسکری بی - اے سکرٹری انجمن اردو لکھنو

(۴) جن صاحب کا مضمون مجلس انتخاب کی رائے میں بہتر ہو گا ان کی خدمت میں مبلغ پچاس روپے کی تھیلی اور اس مضمون کے پچاس مطبوعہ نسخے بطور انعام نذر کئے جائینگے -

(۵) جملہ مضامین سوائے ان کے جو مجلس انتخاب کی نظر میں ناقابل اشاعت قرار پائیں ایک مجموعہ کی صورت میں شایع کر دیئے جائیں گے - جن اصحاب کے مضامین اس مجموعے میں شامل ہوں گے ان کو ایک ایک نسخہ ہدیۃً دیا جائے گا -

(۶) کوئی مضمون کسی صورت میں واپس نہ کیا جائے گا

(۷) جس مضمون پر انعام دیا جائے گا اسکی طبع و اشاعت کے جملہ حقوق بحق الناظر محفوظ ہوں گے -

(۸) بقیہ مضمون مجموعہ کی اشاعت تک اوراق الناظر کے سوا کہیں شایع نہ ہو سکیں گے بعد اشاعت مجموعہ ہر مضمون نگار کو اپنے مضمون کے طبع و اشاعت کا کامل اختیار ہو گا - البتہ کوئی صاحب مجموعہ مضامین کے طبع و اشاعت کے مجاز نہ ہوں گے - یہ حق الناظر کو محفوظ رہے گا -

یقین ہے کہ آپ اس رائے سے متفق ہوں گے کہ موجودہ اور آئندہ کارکنوں کو دور گزشتہ کے ادبی کارناموں کی قدر و قیمت سے واقف بنانے اور عام اردو خواں اصحاب کی صحیح رہنمائی کرنے کے لئے اسی قسم کے محاکموں کی ضرورت ہے - اس لئے التماس ہے کہ آپ اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لئے عنوان محاکمہ پر ایک بسیط اور جامع مضمون حسب شرائط بالا تحریر فرما کر ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے ارسال فرمائیں آپ کی توجہ و عنایت کا بدل ممنون ہوں گا

نیاز کیش

ظفر الملک علوی

ایڈیٹر الناظر

دفتر الناظر لکھنو

اگر اگست کے الناظر کو ملاحظہ فرما کر آپ نے انعامی مضمون کا اعلان شایع کر دیا ہے تو آپ جس پرچے میں وہ چھپا ہوا ہے ارسال فرمایئے -

ورنہ براہ کرم اس اعلان کو مع اپنے نوٹ کے شایع فرما کر ممنون فرمایئے -